کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا منشاء انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج میں صرف شناخت ہی۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہاں ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہاں نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شئے کو ظاہر کرنے والا بنادیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کردیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا میں موجود ہیں۔ ایسے نام بھی ہیں جو بالکل بےمعنی نظر آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ میں بلحاظ احترام کے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہیں۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہیں کہ میں اس پر بحث کروں بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا میں شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہیں تو یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست بھی خواہ عزیز واقربا اوس کا کوئی نام رکھیں اور تمام دنیا میں کسی کو حق نہیں۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرے بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام سے پکاریں۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کریں۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اسے پکاریں۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہیں کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہیں لگاتا کہ اوس کا نام تبدیل کردیا جاوے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمیں ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کریں اور اگر ہم ایسا کریں۔ تو ضرور ہے کہ مالک اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت میں بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدیں۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند میں شائع ہو۔ اور ہند کی زبان میں چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوے کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہوں۔ تو بھی ہمیں مناسب نہیں۔ کہ ہم اسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکاریں۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا میں کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے احمدی۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہیں ہوسکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے ناموں سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا میں ایک ... ہوا
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب ... ہے
پر ہم نے تسلیم کیا کہ نی زمانہ مرزا ...
مسیحیت و مہدویت ...
کہ مرزائی کے لفظ میں ...
ہوسکتا اور یہ ہی ...
ساتھ تعلق ...
نجات تقید ...
اس کے ...
طیار ہیں کہ ...
نہیں کیونکہ یہ نا ...
نہ ہمارے ...
کیا ہے ...
اس فرقہ ...
اس فر ...
تو اس ...
حضرت ...
لوگ۔

رکھنے والے ہیں کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہیں سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہوسکتا ہے۔ وہ احمدی ہے اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیوں عیسائیوں کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے ہیں نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ جیون نام رکھتے ہیں تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ یسوع کا یہ نام۔ رکھنے والے نیک لوگ تھے۔ اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتداء کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد میں بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ تو وہ کیوں ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کرکے دیانندی کیوں نہیں کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں آریہ بنتے ہیں اور دیانندی بننا نہیں چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبدالوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق تام جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام میں سے خارج کرنے کی اول سعی کی ہر دو صورتوں میں وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو استاد الاساتذہ اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی لگائی۔ کہ لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے،

الغرض ہمارا نام مرزائی نہیں بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام ... کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہیں مخاطب ... کہتے ہیں۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا ... تے ہیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہین اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے جسدن کہ احباب راستہ مین ہون گے۔ اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بسبب اشغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخون کے پرچون کے عوض مین ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جسمین کسی قدر جلسہ کے حالات بھی مندرج ہون۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہوسکتا ہے لہذا اس مین جلسہ کے متعلق چند مفید باتون کا لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیسا کہ باہر کے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اِسال جلسہ پر آنے والے دوستون کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت مین زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہوچکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پُرجوش اور پرحکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائین گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہون گے۔ پر اون کی دعائین جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تہے اور اون کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپکے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو دیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کو ظاہر کر چکے تہے۔ کہ اگر نور الدین پیر بنتا تو ہم اوس کے ضرور مرید ہوجاتے۔ یہ تو اون کی قسمت مین نہ تہا۔ کہ وہ اس یقین سے فائدہ اوٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اس قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالے نے اس وجود کے واسطے لوگون کے دلون مین رکہی تہی اور یہ خالی از حکمت نہ تہی۔ خدا جانتا تہا کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ یہ ہے

ان ایام مین حضرت مسیح موعود کی طرح امیر المومنین کے دل مین بہی ہمارے کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤن کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم نہایت محنت کے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر طرح کی طیاریان پیش از وقت مصروف ہین۔ لیکن اتنے بڑے مجمع مین اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطر داری مین ہوجاوے۔ تو ہم امید کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کرین گے۔

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازین احباب حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کرتے تہے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت مین پیش کرین گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام مین بہت بڑا ہوا خرچ ہوتا ہے اور جتنے ... روپیہ ڈالے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہوکر آوینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کرین اور روپیہ بہی خرچ کرین اور سفر کی تکالیف بہی اوٹھائین اور لیکچر بہی سُنین۔ لیکن ہمارے دل ... ترقی نہ کرین اور ہم اپنی غفلت اور ... ہوکر اور بے جا دنیا داری سے ... کے اپنے معبود حقیقی کیطرف ... کے رسول کو کسی کی تہکاوٹ ... ہے پیارے دوستو! ... ہے۔ کہ ایک ... تقوی کو اختیار ... تی پہونچیگی۔

... صاحب۔ ... تہ اللہ و برکاتہ۔ جو ... السلام کے ... لئے کی گئی ہے ... مقررہ وقت ... از کم ایک مہینہ ... یا کرین۔ ... کے لئے جو ... طالب علمون

مین اول رہا ہے ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہے اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت مین لکھدیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلدی قادیان بہجدیوین۔ امید ہے کہ سوز صاحب بہت جلدی بہجنے کی کوشش کرین گے۔ والسلام

قاضی عبد المجید۔ ناظر۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس مدرسہ

ریویو

حیاتِ انیس لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشہری صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے اِک شاعر کے سوانح لکہنے کا جو طرز اس کتاب مین اختیار کیا گیا ہے وہ اُردو لٹریچر مین ایک ایجاد ہے کیونکہ اس مین میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس مین شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہین کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کرکے کتاب کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت عہ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

موہبۃ سید پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جسمین حضرت کی وفات پر مخالفون کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بہی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ار۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

وصیت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۶ء کو بحضرت مسیح موعودؑ کمیٹی میں پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نمبر ۱۴

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و خاتم النبیین و اشہد ان مرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود نبی اللہ و رسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ

امّا بعد۔ چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں کہ موت کس وقت آ جاوے اس واسطے میں عاجز محمد صادق بن منشی عنایت اللہ مرحوم یہ وصیت کرتا ہوں اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چھاپ کر شائع کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ و غیر منقولہ (جتنی اس وقت علاوہ اسباب کے دو دوکان سکنی ہیں) اور آج کے بعد جو بھی جائداد میں پیدا کروں اور بوقت موت اپنے ملک میں چھوڑ مروں۔ وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام و علیٰ آلہ نے اپنے الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جاوے۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مقرر ہو

میری دلی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور قریباً نو سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رؤیا میں بشارت دی گئی تھی کہ میں مرزا صاحب کی قبر [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] میں دفن کیا جاؤں گا بس اگر میری وفات کہیں باہر ہو تو میرے وارث اور میرے دوست [illegible] لیکن اگر سلسلہ احمدیہ کی خدمت گزاری میں [illegible] ایسی جگہ جانے کا حکم ہو۔ جہاں سے [illegible] واپس نہ آسکوں۔ اور نہ میرا [illegible] آسکے۔ یا اگر میں دریا میں ہی وفات پاؤں

لیکن مقبرہ کے ناظم مجھ میں تمام شرائط کامل مومن اور خدا کے راہ میں جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجھیں۔ تو یاد رہے کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہیں ہے۔ کہ میں اس مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ بلکہ میرا ترکہ ہر حال میں اس راہ میں دیا جاوے خواہ میں کسی جگہ دفن کیا جاؤں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئے گا اور نیز اس مقبرہ میں دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا۔ سو میں اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہوں۔ پس میں اس مقبرہ میں جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اوس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہوں۔

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے پس ماندگان کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ میں نے ایسا کرنے سے اون کے واسطے سب سے بہتر خبرگیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے۔ میں اپنے پس ماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ [illegible] نہیں پاتا۔ اور میں اپنے غفور رحیم [illegible]

دعائیں مانگا کرتا ہوں لیکن [illegible]

اس دعا میں ہے کہ میری [illegible]

جو میرے [illegible]

ساتھ تعلق [illegible]

نیت سے ہیں [illegible]

لفظ میں [illegible]

بی اپ [illegible]

اللّٰہم [illegible]

انک حمید مجید [illegible]

سما [illegible]

کی وصیت [illegible]

اس کا [illegible]

ہیں [illegible]

لف [illegible]

ابد [illegible]

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک۔ ہوگا اس کے ساتھ ۲۹۔ دسمبر کو ۸ بجے سے ½۱ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہو کر موجب رونق جلسہ ہوں گے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی لائیں گے۔ پروگرام جلسہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	افتتاح	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	" " "	نظم[1]	۱۰ "
۶	اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی	بجوشیلے جوانان تا بدین قوت شنو و بینا (اپیل بحضور قوم)	۱۵ "
۷	" "	لیکچر	۲۵ منٹ
۸	منشی عبدالخالق صاحب محرر میگزین قادیان	پنجابی نظم	۱۰ "
۹	مینجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکیں	۳۰ "
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۴۵ منٹ

[1] یہ نظم میاں صاحب تیار کریں گے مگر جلسہ میں غالباً حکیم محمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

قسطنطنیہ میں عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکوں کے باشندے ہیں اور آجکل قسطنطنیہ میں رہتے ہیں انہوں نے ایک عرب ایسوسی ایشن جاری کی ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اوعلی میں واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو بچایا جائے۔ اور بدوؤں کو تعلیم دیجائے اور کاشتکاری کے طریقہ میں ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانوں میں اخبار جاری ہو یعنی عربی۔ ٹرکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار لسان العرب کہلائے گا اور اسمیں عربوں کے خیالات شائع ہوں گے اسکی تعداد دس ہزار [illegible] ہوگی اب تک ایکہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہو چکا ہے۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالا دست حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو یہ سمجھائین۔ کہ اون کی ملازمت پبلک کے آرام کے لئے ہے۔ اسٹیشن کا ایک بھنگی بعض وقت اس قدر ناز و تبختر سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاء اللہ چشم بد دور جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہین یا شاید اوقات گرامی مین حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنر [?] ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس یا پھاٹک سے گذارتے ہوئے اس طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہین اور سب چالان کرکے لائے گئے ہین وہ نہین دیکھتا کہ اس مجمع مین کئی شریف بھی ہین بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کے گھر بار کو مول لے سکتے ہین یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوتی پہنے تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بم چخ ہوتی رہی آخر جب اس نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ مین فلان ساہوکار کا بیٹا ہون تو اوس کے حواس درست ہوئے پھر چند شریفون نے بیچ مین پڑ کر اون کی صلح کرا دی۔ پانی پلانے والے جو ہین وہ خدا جانے اپنے تئین کیا سمجھتے ہین۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہین اور جب آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزارون آوازین دی جا رہی ہین مگر آپ ہین کہ خبر ہی نہین ہوتے وہان سے ہلنا ہی قسم ہو گیا۔ کسی نے زیادہ ستایا تو کہدیا کہ اگر ضرورت ہے، تو یہان آکر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو تیار ہے ادھر مسافرون کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ اور جگہ پر دھینگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادھر پیاس لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیون کر اترے۔ پھر اس ڈول کو دیکھئے جس مین پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو مین نے دیکھا ہے۔ وہ دوانچہ [?] میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب کے ہاتھ مین کہ ان پر دستانون کی بجائے میل کا غلاف چڑھ رہا ہے اور ناخنون کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی سات آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے ہون گے۔ پر پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھون کے واٹر پروف کو دور کرتا۔

ایسے ایسے نقصون کی اصلاح کے لئے خاص توجہ درکار ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہئے کہ وہ مسافرون کے آرام کے لئے ہین نہ اون پر حکومت کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اوس کا زیادہ حصہ تھرڈ کلاس کے مسافرون سے ہے۔ پس ان کے آرام کا زیادہ خیال چاہئیے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھبرج صاحب مین لکھا ہے کہ مسلمانون مین سب سے اول ابو العاص عامل بحرین نے ۱۵ھ مین خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد مین سندھ پر حملہ کیا جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستون سے کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی بسبب اس کے کہ ابھی مسلمان فن جہاز رانی مین مہارت اور بحری جنگ کا کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد مین بحری لڑائیون کے برخلاف تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب فوج کشی کی اجازت نہ

دی پس جبکہ [illegible] شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ
دیا گیا جب [illegible] قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بحرین کو بحیرہ
ہند [illegible] بحری سفر اور حملہ کی کس طرح
اجازت [illegible] ی گورنر بحرین بنے ۱۵ھ
مین [illegible] ازدایران [?] پر بلا
اوبا [illegible] راس چھوٹی سی
بحری [illegible] یا اعظم کی
رائے [illegible] جارود
بن مو [illegible] طرح
[illegible] در
ہوا [illegible] یا
[illegible] یران
[illegible] رایسانی
[illegible] ن نے اپنے
[illegible] رفیز ران کی
[illegible] لمانوز
[illegible] من نے
[illegible]) کی
[illegible] اور

ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانون کے دست تصرف سے آزاد تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیون سے کئی ایک جانگداز جنگ مثل جلولا وغیرہ آمنواقع [?] ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ یا ۱۹ھ مین ہوا جسمین کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام حکام شرقی اور شمالی جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانون سے لڑنے کے لئے روانہ کیا اسمین فوج سندھ کا نام بھی لکھا ہے اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہئے اور یہی امر عربون کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران مین تھا اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہین کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی ۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانون کو مشرق کی طرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ مین بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سندھ کے راستہ مین یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ تک ابھی مسلمانون نے فتح نہین کئے تھے اور پھر معلوم نہین کہ مسلمان کس راستے سے پندرہ ہجری مین سندھ پر حملہ آور ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ مین حکم بن عمرو التغلبی نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی مین مسلمانون کا بڑھنا ثابت نہین یہ سچ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخون مین صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ

یا امیر المومنین ھی ارض سھلھا جبل وماؤھا وشل وثمرھا دقل وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر فیھا قلیل والقلیل ضائع وما وراءھا شر۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم لکھدیا کہ لا یجوزن مکران احد من جنودہ تھا۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی مین لیتھبرج صاحب کا یہ قول کہ ابو العاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ مین سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہین اگر لیتھبرج صاحب عربی تاریخون کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کہتے بہ حال روایت و اسناد سے۔ انتخاب واقعات مین بھی راستی جانفشانی اور سوزی [?]

ف: اصول سے کام نہین لیا گیا۔ سب سے پہلے مسلمان حملہ آور عبد الرحمن بن سمرہ بن جندب اور دوسرے گورنر سندھ عبد اللہ بن سوار العبیدی اور مجاعہ بن سعد التیمی اور بہادر جنید بن عبد الرحمن کی فتوحات کا لیتھبرج صاحب نے کہین ذکر نہین کیا ہے۔ جنید کی فتوحات صورت [illegible] وسیع ہین۔ مہلب اور محمد بن قاسم کے ذکر مین بھی کوئی دلچسپ بات نظر نہین آتی بلکہ غلط بیانی سے خالی نہین ہے تاریخ لیتھبرج صاحب مروجہ مدارس پنجاب کے صفحہ ۵۰ سطر ۱۰ مین لکھا ہے "۷۱۲ء کے اندر خلیفہ بغداد کے عہد مین محمد بن قاسم نے ہندھ پر حملہ کیا حالانکہ اوس وقت خلافت بغداد کا نام و نشان نہ تھا اور بغداد آباد بھی نہ ہوا تھا۔

مراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ کا ہون چونکہ من مظہر ضعیف اور عمر رسیدہ ہوگیا ہے حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہین اس واسطے مین اپنی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ذکہ شیخ پورہ عرف موچپورہ جسپر مظہر بلاشراکت غیری مالک اور قابض ہے اس وقت بصحت عقل وقائمیت حواس بلاجبر خود اپنے بیٹے مسمی قمر الدین احمدی کو مالک و مختار اور قابض قرار دیدیا ہے اور مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہون اور جناب حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب کو بہی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم کرتا ہون اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ ار نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر مین خرچ کرنیکی قرار پائی ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس دسمبر کے جلسہ پر مبلغ ۲۵ روپیہ داخل کرے سو اس وقت من مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے ہاتھ سے مبلغ ۲۵ روپیہ خلیفۃ المسیح کو دیئے ہین اور علاوہ اسکے مین اپنے بیٹے قمر الدین مذکور کو وصیت کرتا ہون کہ خواہ مین زندہ رہون یا نہ رہون اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آیندہ ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار مین جاری ہوگا یا فنڈ مذکور مین فنڈ یا مذکور مین ۲۵ روپیہ خلیفۃ المسیح یا محاسب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور آیندہ ہر دو سالوں کے جلسہ پر دیا کرے۔ اگر کسی باعث سے جلسہ پر نہ جاسکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کرے اسمین کمی نہو۔ دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مد مین دیا جاتا ہے حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبد المجید یا اور کوئی احمدی پڑہے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے مرجانے کے بعد رسماً برادری کو کہانا دیتے ہین ایسی روٹی اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب مین داخل نہین۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر چراغ الدین متوفی ذو القربا مین سے ہے میری طرف سے اس کی تعلیم و پڑہائی مین مبلغ ۲۵ روپیہ تدریج خرچ کرے اور جہان تک مقدور ہو اوس کے ساتھ سلوک کرتے رہنا۔ ششم۔ میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات مین جو مناسب سمجہے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ولد کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بجائے میرے سمجہے اور معاملات نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ مین اوس کے مشورہ اور صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفی اور دیگر اطفال سے بہی مشورہ لے لیا کرنا۔ ہشتم آیندہ بشرط زندگی اس کے علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کرون اوسپر بہی عمل کرنا ہوگا

لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے قمر الدین کو لکہدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۳ ر دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ بقلم خود

ہمارا مستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہین کہ اسے ایک تنہا آدمی حل کرسکے اس لئے مین چاہتا ہون۔ کہ اس جلسہ مین اسپر غور کیا جاوے ہمین اپنے مشن کی اشاعت کے لئے یہ دیکہنا ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا کیا تہا کیا وہ ہاتہ پر ہاتہ دھر کے بیٹھ رہے تہے یا یہ کہ دور دراز ملکون مین نکل گئے تہے اور وہان جاکر بود و باش اختیار کی اور اپنے نیک نمونے سے ملکون کو نہین بلکہ دلون کو فتح کرلیا اون کے زمانہ مین سفر کے لئے

یا امن ہی نہ تہا یا آزادی ہی نہ تہی ایک
جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تہا مگر
کفنیاں پہن کر نکل کہڑے
دکہایا جو کسی نبی کی جماعت
تہے کہ اپنے آقا کو
چند درہم لیکر
مرید نہ تہے
سید و مولی حضرت
جو تلوارون کے
اور پہر اوس کے نام
مین چکر لگانے لگے
اونہین سے اپنے
خدا اس سے آ
بہی تیرے حبیب
بہائیو! اسے
تم کوئی معمولی

خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے وہو کلمۃ اللہ ہی العلیا کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کردو ہم ہی وہ ہین جن کی نسبت قرآن کریم مین بشارت دیگئی ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یاد رکہو ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتین پیدا نہ کروگے جو صحابہ کرام مین تہین تو کسطرح اس پاک جماعت کے جانشین کہلاؤگے دیکہو دنیا تم پر ناراض ہے کہ تم دنیا پرستون کی اہواء کے تابع نہین مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا کرنیوالا بہی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے عہد تو کرلیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکہین گے مگر عملی رنگ مین اس عہد کو نہ نبہایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو کیا ہر حرکت ہر سکون مین دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے عبد کہلانا آسان ہے پر عبد بننا بہت ہی مشکل ہے عبودیت فنا ہوجانے کو کہتے ہین اور بیعت کرنا بک جانے کو جب فنا ہوگئے جب کسی کے ہاتہ بک گئے تو پہر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا وہ تو سب کچھ اسی کا ہوچکا جس کے ہم ہوگئے اور سلف صالحین کے سوانح ہمین بتلاتے ہین کہ یہ سودا نفع کا سودا ہے اسمین کوئی نقصان نہین وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور اس سے دگنا چوگنا اسی دنیا مین نہ پایا۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔ خدا نے انہین اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جاسکتے ہین آسمان کے تارون کا شمار ہوسکتا ہے پر ابراہیم ؑ کی اولاد کو نہین گنا جاسکتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس صدیق مرد نے دو چار مرتبہ مین اپنے گہر کی جہوڑی خدا نے اسے تمام عرب کا حاکم کیا۔ اور حاکم بہی ایسا کہ دلوں پر حکومت تہی یہ درجہ دوسرے بادشاہون کو نصیب نہین ہوتا وہ ملکون کو فتح کرکے انپر حکومت کرسکتے ہین پر دلون پر حکمران نہین ہوسکتے لیکن وہ جنہون نے خدا کے لئے محکومی اختیار کی خدا نے انہین ایسا حاکم بنایا کہ لوگون کے دلون کے تخت گاہ ہوگئے پہر میرے مولا نے اون کو وہ درجے عطا کئے کہ جن تختون پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعوی کیا ان کے غلام ان تختون کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا کے لئے کچھ چہوڑین گے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چہوٹ جائیگا بلکہ ہمین اوس سے بڑہکر دیا جاویگا آؤ اپنے مال کو اس کی راہ مین فدا کردین تا وہ مال پائین جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ اپنی جان اس محبوب پر قربان کردین تا وہ ابدی حیات پائین جس کے لئے کوئی فنا نہین آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کردین تا وہ اولاد پائین جو ابد الآباد تک آنکہون کا نور اور دل کا سرور ہو آؤ راتون کو بہت دیر سونا چہوڑدین تا وہ نیند پائین جس کے بعد کوئی بیداری نہین

اس کے بعد کوئی تشنگی نہین۔ نقد مال نقد جان اور
جو ہمہ سپرد رہے آؤ اس کی راہ مین سفر اختیار کرین تا وہ منزل مقصد

مُقدّس شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

مُحب مخلص جناب قاضی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرچہ بدر نمبر ۴۰ ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلامِ محمود درج ہوا ہے جسکو اپنے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوس وقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم اتنا کام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا نور پیدا ہوا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہو گئی میں خود رو دیا اور جس جس کو میں نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سید کے اندرونی درد نے جو اُن شعروں میں بھرا ہوا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت میں آپ کے ایک ایک شعر پر میں بھی اوسی رنگ میں شعر بول بول کر حوالہ قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میاں صاحب نے کیا [illegible] سامنے رکھ کر کیسے درد [illegible] دل سے [illegible] مجھ کو [illegible] جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور جسطرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہیں۔ اسی طرح میرے درد دل کا اظہار بھی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ان ٹوٹے چھوٹے شعروں کو پیش کرنے سے کریں [illegible] شعروں میں کسی کی یاد آگئی اور سب [illegible] ہو گیا [illegible]

کوئی محمود احمدؐ سا بھی حیران ہو نہیں سکتا
غمِ دین میں کوئی ایسا پریشان ہو نہیں سکتا

جنہیں یادِ خدا کی ہو ملی دولت میں [illegible]
سدا آباد گھر اون کا ہے ویران ہو نہیں سکتا

کریگا کیوں نہ درمان ان کے دردِ دل کا چارہ گر
نہاں جب وہ ہوئے اوس میں وہ پنہان ہو نہیں سکتا

گناہوں پر پشیمانی نصیبِ نیک بختاں ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریان ہو نہیں سکتا

کمالِ عشق احمدؐ میں محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہیں سکتا
خدا جانے کہ کس کس رنگ میں وہ شکل آئیگی

کہ جس کے ہجر میں صبر آ میری جان ہو نہیں سکتا
اُدھر آخر کو جانا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا لین جو درمان ہو نہیں سکتا

بھلا گم گشتگانِ عشق کو کیا روک پردوں کی
رُخِ جاناں ہے دل میں اون کو پنہان ہو نہیں سکتا

یہ آبِ زر سے لکھنے کے ہو قابل مصرعۂ محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جس میں مسلمان ہو نہیں سکتا

ہوا آخر نکل آئے گی بیمارِ محبت کی [illegible]
ہو جسکی عاقبت محمود پنہان ہو نہیں سکتا

غمِ دین کی پریشانی نے دکھلایا پریشاں حال
یہ سچا خواب ہے خواب پریشان ہو نہیں سکتا

جنہیں فرقت میں .. تڑپاتا ہے پھر خود اُنکو ملتا ہے
یہی ساماں ہے ملنے کا کہ ساماں ہو نہیں سکتا

کلامِ پاک دلبر نے جنہیں خود جذب بخشا ہو
بھلا اون سے تراک دم کو بھی قرآن ہو نہیں سکتا

غمِ دلبر ہو جب دل میں تو دلبر ہی جاتا ہے
بجز دل کے کہیں دلبر بھی مہمان ہو نہیں سکتا

وہ میں فرد [illegible] شادان گرفتارِ بلا ہو کر
وہ شاد [illegible] آخر [illegible] خندان ہو نہیں سکتا

[illegible] استقامت سے
[illegible] درمان ہو نہیں سکتا

جنہیں [illegible] دکھاتا ہے
[illegible] سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]

عاجز حامد

کس عمر میں روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیرِ ناف بال پیدا ہو جاویں۔ یا نیند میں جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچوں کو کبھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے [illegible] تے ہیں۔

غیر ذبیحہ ہرن کی کھال [۱۵۶] ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جانماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

باجا یا دف [۱۵۷] ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی میں باجا بجانا جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی لکھا کہ بازی گروں کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ یہ رسم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک میں دف تھی۔ مگر بات کو لوگوں نے حد سے [illegible] اور حد سے بڑھنا بھی [illegible] ہے۔

یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے اور [illegible] کا افترا ہو کہ عائشہ صدیقہ کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گروں کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ وہ [illegible] نہیں۔

ڈاک ولائت

ہندوستان میں مسیح کے حواری کی قبر ذیل کا خط اگرچہ ہندوستان سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہو جسپر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہیں درج کیا جاتا ہے۔

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں تھوما حواری کی قبر کو دیکھ گیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا ہندوستان آنا تو ثابت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد وفات عیسٰی صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستہ سے یہاں آگیا ہو ایک مقام تھوما مونٹ یعنی پہاڑی ہو جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے میں وہاں بھی گیا تھا اور ایک پادری

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدری سگنیلر انجارج بھٹنڈہ

اُمُّ المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرت صلعم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے سنہ ۱۶ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آنحضرت صلعم آپ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب سنہ ۲ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تھی ہو گیا۔ آن حضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ و زبیرؓ اور مہاجرین و انصار کی جماعت کو بلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوہاروں کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ حسنؓ۔ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہائت درجہ خدا پرستی آپ کا لقب بتول پڑ گیا تھا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہ خداوندی سے سیدۃ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسولِ خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تھی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تھیں آپکے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہائت مدلل اور پر جوش ہیں۔ سنہ ۱۱ھ میں آنحضرت صلعم کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکیں اور اسی سال آپنے بھی وفات پائی۔

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا

آپ ابو طالب بن عبد المطلب کی صاحبزادی اور آنحضرت صلعم کی چچا زاد ہمشیرہ تھیں اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تھیں ۴۶ احادیث ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مُسدس لٹریری کلب امرت سر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبد الرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض و قافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے، اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکھیں علم و صنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
رہیں محروم اس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا

تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچھ کریں وہ مدعا یہ کب نہیں اپنا

کریں تحصیل لیکن اتقیانہ پردہ داری میں
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیزگاری میں

جوان عورت کھلے منہ جب ...
رگِ صبر و شکیبائی پہ اک ...

نکلنا عورتوں کا اب وہ تا ...
رواں ہر کوچہ و ...
نکلے ...
یہ ...
چھ ...
یہ وہ ...

رائل ڈائری ۱۹۰۹ء

یہ ڈائری جیبی تقطیع ... رکھا گیا ہے جس ... تاریخ دیگئی ہے ... وعدالت و ... متفرق یا ... ڈائری کو ... ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اوّل قرآن مجید نہائت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منٹگمری ڈائرکٹر ضلع دارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صاحب داد۔ شیخپور۔ گجرات
عیدا۔ موضع سنگہ سرودل گڈھ
یاست پٹیالہ
ت خانیہ۔ کوٹ جھونگرہ
ش صاحب شیخپور گوجرات
ن شاہ صاحب لالہ موسیٰ
صاحب شادیوال گجرات
م محمد صاحب گوریانوالہ گجرات
بدالرحمٰن۔ لائل پور
ن بتول وہرم کوٹ بگہ
ر ... خیاط شادیوال گجرات
بہادر۔ صوابی
ان " "

احمد یار خان۔ صوابی
عبد الغفور خان "
اہلیہ سردار بہادر "
صاحب دین گوریالہ گجرات
تجمل حسین۔ ہنڈ۔ بجنور
میر بشارت علی خان " "
ہمشیرہ " " " "
غلام حیدر صاحب " "
علی اکبر صاحب دہوبیاں۔ پشاور
محمد مقبول سلاہنکے۔ سیالکوٹ
حافظ مولوی محمد عالم صاحب جینگا بنگیال متصل گوجرخان
نور الدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لندن کی عدالت پریوی کونسل میں مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵ دسمبر کو ساعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہند ٹکنیکل انسٹیٹوٹ لاہور کو ماہ نومبر میں ۵۳۸ روپیہ چندوں سے ملا۔

ملک سندھ کے دونوں اسلامی اخبار متنبہ کئے گئے کہ شورش افزا تحریروں سے باز آئیں

بصرہ (عربستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علیگڈھ کالج میں داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۱۲۱۶ مرے صوبجات متحدہ میں ۹۳ پنجاب میں ۱۳۱۶۔

علی پور کے مقدمہ بم کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار و زمیندار رادہا مل کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

آنند کو مشور کے تینوں قیدیوں کو بجرم ہنگامہ شدید ۲ سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب تک پہونچا یعنے ۹۸ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی میں ایک یوروپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور میں بمد جیوری کے چلتا تہا اس کا فیصلہ دیاگیا۔ جیوری نے ملزموں پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پہانسی اور اس کے ساتھی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تہی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیر اعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتھ جلدی مصالحت کریں ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بہی سمجہایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد میں پچہتانا پڑیگا

بدھ وار گذشتہ کو پیکن میں متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی رسوم وداعی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو لیجا کو لیگئے وہاں محفوظ رہیگی تا وقتیکہ قبر کہود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چہ ہزار ماتمی لوگ جمع تہے چار ہزار سپاہ رستوں میں دو رویہ استادہ تہی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطاء کئے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کریں گے۔

امریکن بجٹ میں دو کروڑ ۹۰ لاکہ پونڈ کا خسارہ ہے۔

میکسیکو میں عظیم ترقی ارزانی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تہی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ وار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے۔ مشروطین میں سے بہی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہدا کی لاشوں کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدوں میں ۲۲ عورتیں تہیں جنہوں نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی میں حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظیر گذشتہ قرون میں بہی کم ملے گی۔

دولت علیہ نے مشیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہاں بہت اصلاحیں عمل میں آرہی ہیں پاشا نے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راست کا بندوبست ہوا ہے۔

امریکن ... قدرت

امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ ... تو سکو معلوم ہو لیکن یہ خبر خا... حب عہدہ جلیلہ سے سبک... ئے میں وہ امریکن ... پ کو ۲ ہزار ر ... م حالانکہ ...

جنگ سالی لینڈ

پایۂ تخت اٹلی میں سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بلالو واقع سالی لینڈ میں ملاسہ کے دو ہزار درویشوں کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۸۴ نعشیں ملیں اٹالین فوج کا کچہ نقصان نہیں ہوا۔

۵ دسمبر کو بمبئی میں ایک گودام میں آگ لگ گئی جسمیں ۵۰ ہزار بورے شکر کے تہے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پہر پنجاب میں شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چہٹیوں کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبروں میں ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پیلاوسینی نے ۸ دسمبر کو وزیر اعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت میں موقوف ہو جائیگا اسوقت وہ بوسینیا و ہرزگوینیا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیریں اختیار کی گئی ہیں اُنپر پانچسال کے عرصہ میں ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ جاویگی اور دوآبہ مذکور نہائت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت عام

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس رفاہ عام کیلئے موجود ہیں اور نفع لینے کا چنداں خیال نہیں کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی تولہ ۸

معجون ... مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی بواسیر درد ... کثرت پیشاب میں مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴

... ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ درد معدہ ... طوفان ... مفید قیمت نیم سیر ... کشتہ سنگہیہ۔ مارگزیدہ سگ گزیدہ ... شہر میں سیلان فوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹ ... زنگاری ... ہیں اور ... ام بیماریوں میں مثلاً جالا۔ دہند۔ سبل کیلئے مفید۔ ... آتشک و سوزاک وغیرہ جس بیماری کیلئے دوائی ہو ارزاں قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے۔